کلیاتِ فقہ حنفی المعروف بہ

اصولِ الکرخیؒ

www.KitaboSunnat.com



تصنیف امام عبیداللہ بن الحسین الکرخیؒ
تعارف ڈاکٹر محمود احمد غازیؒ
تفہیم امام ابو حفص عمر بن محمد النسفیؒ
ترجمہ ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

مکتبہ افکارِ اسلامی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

کلیاتِ فقہ حنفی المعروف بہ

اصول الکرخی

تصنیف:

امام عبید اللہ بن الحسین الکرخیؒ

تفہیم:

امام ابو حفص عمر بن محمد النسفیؒ

تعارف:

ڈاکٹر محمود احمد غازیؒ

ترجمہ:

ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ افکارِ اسلامی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

تصنیف : امام عبید اللہ بن الحسین الکرخیؒ

تفہیم : امام ابو حفص عمر بن محمد النسفیؒ

تعارف : ڈاکٹر محمود احمد غازیؒ

ترجمہ : ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

ضخامت : ۵۶ صفحات

اشاعت : جنوری ۲۰۱۵ء

ناشر : مکتبہ افکارِ اسلامی

مطبع
مکتبہ اسلامیہ پرنٹنگ پریس لاہور
0300-8661763

ملنے کا پتا
مکتبہ اسلامیہ

لاہور غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور 042-37244973 - 37232369
فیصل آباد بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد 041-2631204 - 2641204
Email: maktabaislamiapk@gmail.com, Visit on Facebook page: maktabaislamiapk

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرستِ مَضامین

اصول الکرخی کی تفصیل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مترجم

اس کتابچے میں کتبِ فقہ حنفی کے 39 اہم اصول بیان کیے گئے ہیں، جنھیں چوتھی صدی ہجری میں فقہ حنفی کے ایک بہت بڑے امام (امام کرخیؒ) نے پیش کیا ہے۔ امام نسفیؒ نے چھٹی صدی ہجری میں ان اصول کی مثالوں کے ذریعے سے توضیح وتشریح کی۔

ابتدا میں اصول الکرخی کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے جو ڈاکٹر محمود احمد غازیؒ کی کتاب 'قواعدِ کلیہ' سے لیا گیا ہے۔ اس اشاعت میں درجِ ذیل امور کو ملحوظِ خاطر رکھا گیا ہے:

۱۔ مترجم نے ہر ایک 'اصل' کے لیے 'قاعدہ' کا لفظ استعمال کیا ہے۔

۲۔ مثالوں کے لیے 'تفہیم' کا عنوان قائم کیا گیا ہے۔

۳۔ آیات کی کمپوزنگ کی بجائے اصل کتابت لگائی گئی ہے۔

۴۔ ہر 'اصل' (قاعدہ) کی اصل عربی عبارت بھی شامل کی گئی ہے، نیز اس پر اعراب بھی لگا دیے گئے ہیں۔ اس طرح قواعد کو یاد کرنے یا حوالے کے لیے پیش کرنے میں آسانی رہے گی۔ نیز ہر قاعدے پر نمبر بھی لگا دیا گیا ہے۔

۵۔ اردو ترجمے میں ہر قاعدے کا ایک عنوان بھی تجویز کر دیا گیا ہے۔

٦۔ ہر قاعدے کو نمایاں کرنے کے لیے زیادہ تر علیحدہ صفحہ پر پیش کیا گیا ہے۔

۵۔ ترجمہ کی زبان کو حتی الامکان سلیس رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ البتہ بعض اصطلاحات وہ ہیں جن کا ترجمہ میں پورا مفہوم منتقل نہیں ہوتا، انھیں بعینہٖ استعمال کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

ایسوسی ایٹ پروفیسر، انجینئرنگ یونیورسٹی، لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصولِ کرخی کا تعارف

قواعد کلیہ کا قدیم ترین مجموعہ جو ہم تک پہنچا ہے، وہ امام ابوالحسن کرخی کا رسالہ اصول الکرخی ہے۔ امام صاحب کا پورا نام ابوالحسن عبید اللہ بن الحسین ہے، بغداد (عراق) کے محلہ کرخ کے رہنے والے تھے، اسی نسبت سے کرخی کہلائے۔ ۲۶۰ھ/۸۷۳-۷۴ء میں ولادت اور ۳۴۰ھ/۹۵۲ء میں وفات ہوئی۔ اس لحاظ سے وہ کبار ائمہ محدثین میں سے امام ابن ماجہؒ اور امام ابوداوٗدؒ، امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ، امام ابوحاتم رازیؒ، امام دارمیؒ، امام ابوزرعہ دمشقیؒ، امام بزارؒ، امام نسائیؒ، امام ابویعلی الموصلی اور امام ابوعوانہ کے ہم سن معاصر تھے۔

مشہور فقہا میں ان کے نامور معاصرین میں امام ابوجعفر طحاویؒ اور امام داوٗد ظاہریؒ کا نام نمایاں ہے۔ ان جلیل القدر ائمہ علوم کی موجودگی میں امام کرخی کو ان کے اہل زمانہ نے بہت بڑا فقیہ تسلیم کیا اور ان کو بالاتفاق اپنے دور کا سب سے بڑا حنفی فقیہ مانا گیا۔ [1]

رسالہ اصول الکرخی میں امام کرخیؒ نے ۳۹ ایسے اصول وکلیات بیان کیے ہیں جو اُن کی رائے میں فقہ حنفی کی بنیاد ہیں۔ امام کرخیؒ کے ان اصولوں کا بغور مطالعہ کرنے سے پتا چلتا ہے کہ ان میں قواعد وضوابط اور اصول وکلیات سب شامل ہیں۔

ان میں کچھ اصول تو ایسے عمومی کلیات کی حیثیت رکھتے ہیں جو فقہ اسلامی کا مجموعی سرمایہ قرار دیے جا سکتے ہیں اور کچھ اصول ایسے ہیں جو محض حنفی طرزِ استدلال اور اسلوبِ اجتہاد کے

---

[1] امام کرخی کو حنفی مذہب میں مجتہد فی المسائل کہا جاتا ہے۔ ایسا مجتہد فروعی مسائل میں اجتہاد کرتا ہے جن میں اس کے امام سے کوئی روایت نہ ملی ہو۔ یہ مجتہد اپنے مذہب کے امام کی مخالفت نہیں کرتا بلکہ اس کے مقرر کردہ اصول کے تحت نئے مسئلے کا حکم دریافت کرتا ہے۔

(ڈاکٹر عرفان خالد ڈھلوں، انجینئرنگ یونیورسٹی، لاہور)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطابق فقہی مسائل کا حل معلوم کرنے اور فقہی احکام کی علت کا پتا چلانے میں ہی کارآمد ہوسکتے ہیں۔

ان دوسری قسم کے اصولوں میں بعض ایسے اصول بھی ہیں جن کو کسی قدر شدید تنقید کا نشانہ بھی بنایا گیا اور مختلف حنفی فقہا نے ان کے دفاع میں بہت سے دلائل اور اعتذارات بھی پیش کیے۔ مثلاً اصول الکرخی میں دیا گیا اٹھائیسواں اصول ملاحظہ فرمائیں:

"اِنَّ کُلَّ اٰیَۃٍ تُخَالِفُ قَوْلَ اَصْحَابِنَا فَاِنَّھَا تُحْمَلُ عَلَی النَّسْخِ اَوْ عَلَی التَّرْجِیْحِ وَ الْاَوْلٰی اَنْ تُحْمَلَ عَلَی التَّاْوِیْلِ مِنْ جِھَۃِ التَّوْفِیْقِ"

''ہر وہ آیت جو ہمارے اصحاب کے قول کے خلاف ہو تو اس کے بارے میں سمجھا جائے گا کہ وہ منسوخ ہے یا کسی اور دلیل کو اس پر ترجیح حاصل ہے، بہتر یہ ہے کہ اس میں ایسی تاویل کی جائے کہ اس آیت میں اور ہمارے اصحاب کے قول میں موافقت پیدا ہو جائے۔''

اگرچہ اس اور اس جیسے دو ایک دوسرے اصولوں کی جو تعبیر و تشریح حنفی علما کرتے آئے ہیں وہ قابل اعتراض نہیں ہے اور نہ اس اصول کی تطبیق کی وہ مثالیں جو علامہ ابوحفص نسفی نے دی ہیں کسی اعتراض کی گنجائش باقی رہنے دیتی ہیں۔ لیکن اس کے ظاہری الفاظ چونکہ ذرا موحش واقع ہوئے ہیں اس لیے کسی نہ کسی تردد کی گنجائش بہر حال رہتی ہے۔

بہر حال ایک آدھ ایسے مختلف فیہ اصول کی موجودگی سے کتاب کی قدر و قیمت میں کسی قسم کی کمی واقع نہیں ہوتی اور امام کرخی کا یہ لازوال امتیاز اپنی جگہ باقی رہتا ہے کہ وہ قواعد فقہ پر دستیاب سب سے پہلی کتاب کے مصنف ہیں۔ امام کرخیؒ نے اس کتاب میں جو ۳۹ کلیات جمع کیے ہیں ان میں بعض حضرات ان دو یا تین اصولوں کو شامل نہیں کرتے جو بقول ان کے حنفیت کی زائد ضرورت تائید و مدافعت پر مبنی ہیں۔

ان کلیات میں غالباً امام ابوطاہر الدباس کے مرتب کردہ سترہ قواعد بھی شامل ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوطاہر الدباس بھی امام کرخی کے ہم عصر تھے۔ ان کا پورا نام محمد بن محمد الدباس ہے...... قطعیت کے ساتھ یہ تعین کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے کہ امام کرخی کے ان ۳۹۔اصولوں میں وہ سترہ قواعد کون سے ہیں جو امام ابوطاہر دباس کے مرتب کیے ہوئے تھے۔

امام کرخیؒ کے ان ۳۹۔اصولوں کی مختصر تشریح بعد کے ایک اور نامور حنفی فقیہ امام نجم الدین ابوحفص عمر النسفی (م ۵۳۷ھ) نے کی۔ انہوں نے ہر قاعدے کے تحت ایک یا چند صورتوں میں سے ایک سے زائد مثالیں دے کر ان اصولوں کی افادیت بڑھادی۔ ذیل میں بطور مثال دو ایک قواعد اور ان کی مثالیں درج کی جاتی ہیں جن سے یہ اندازہ ہوگا کہ امام نسفیؒ نے کس انداز سے مختصر مثالوں کے ذریعے اپنے پیش رو امام کرخی کے بیان کردہ قواعد کو واضح کیا اور سمجھایا ہے، امام کرخیؒ نے اصول نمبر۲ میں لکھا ہے:

"اَنَّ الظَّاهِرَ يَدْفَعُ الْاِسْتِحْقَاقَ وَلَا يُوْجِبُ الْاِسْتِحْقَاقَ"

(اصول یہ ہے کہ حالت ظاہری مانع استحقاق ہے موجب استحقاق نہیں۔)

یعنی محض کسی ظاہری حالت یا کیفیت کی بنیاد پر کوئی شخص اپنے لیے کسی استحقاق (Right of Entitlement) کا دعویٰ نہیں کرسکتا، البتہ کسی دوسرے شخص کے کسی ایسے دعویٰ کو جس کی بنیاد کسی دلیل یا ثبوت پر نہ ہو حالت ظاہر کی بنیاد پر مسترد کیا جاسکتا ہے۔ امام نسفی نے اس کی جو مثال دی ہے وہ یہ ہے:

اگر کسی شخص کے قبضے میں کوئی مکان یا جائیداد ہو اور دوسرا شخص آ کر اس کی ملکیت کا دعویٰ کرے تو جب تک وہ کوئی واضح اور ناقابل تردید ثبوت پیش نہیں کرے گا اس کے حق میں کوئی فیصلہ نہیں کیا جائے گا، اس لیے کہ یہاں حالت ظاہری (یعنی مدعا علیہ کا قبضہ) مدعی کے استحقاق سے مانع ہے۔ اس کے برعکس اگر اس مکان یا جائیداد کے برابر میں کوئی مکان یا جائیداد فروخت ہو اور یہ قابض شخص محض اس بنیاد پر اس فرد کی جائیداد پر حق شفعہ حاصل کرنا چاہے کہ وہ برابر کے مکان کا قابض ہے تو اگر مدعا علیہ اس قابض کے مال ہونے کا انکار کرے تو محض قبضہ کی بنیاد پر اس کو استحقاق شفعہ حاصل نہ ہوگا جب تک وہ کسی دلیل اور واضح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثبوت سے اپنے مالک ہونے کو ثابت نہ کرے، اس لیے کہ حالت ظاہری موجب استحقاق نہیں۔

اصل نمبر ۹ میں لکھتے ہیں:

"اِنَّ السُّؤَالَ وَالْخِطَابَ يَمْضِيْ عَلٰى مَا عَمَّ وَغَلَبَ، لَا عَلٰى مَا شَذَّ وَنَدَرَ"

''سوال اور گفتگو کی بنیاد وہ [معانی اور تصورات] ہوتے ہیں جو عام اور ہر جگہ رائج ہوں، وہ نہیں جو شاذ ہوں اور کبھی کبھار استعمال ہوتے ہوں۔''

یہاں امام کرخی نے عرف و عادت (custom اور usage) کے بارے میں وہ اصول بیان کیا ہے جس نے آگے چل کر بہت واضح شکل اختیار کی اور جس کے بہت سے پہلوؤں کو الگ الگ قواعد کی صورت میں مرتب کیا گیا۔ امام نسفیؒ اس کے عملی انطباق کی مثال دیتے ہوئے بیان کرتے ہیں:

''اگر کوئی شخص یہ قسم کھالے کہ انڈا نہیں کھاؤں گا تو اس سے مراد پرندوں کے انڈے لیے جائیں گے، مچھلی وغیرہ کے انڈے نہیں۔ لہٰذا اگر وہ مچھلی کا انڈا کھالے تو اس پر قسم توڑنے کا کفارہ واجب نہ ہوگا، البتہ اگر وہ کسی پرندے کا انڈا کھائے گا تو اسے قسم توڑنے کا کفارا ادا کرنا پڑے گا۔''

اس سے ملتا جلتا اصول امام کرخیؒ نے اصل نمبر ۱۰ کے تحت بیان کیا ہے، لکھتے ہیں:

"اِنَّ جَوَابَ السُّؤَالِ يَجْرِيْ عَلٰى حَسَبِ مَا تَعَارَفَ كُلُّ قَوْمٍ فِيْ مَكَانِهِمْ"

''کسی سوال کا جواب اس (تصور اور مفہوم) کے مطابق ہوگا جو کسی قوم کے ہاں اس کے علاقے میں معروف اور مروج ہو۔''

اس اصول کا تعلق بھی عرف و عادت کے تصورات سے ہے، لیکن اس کی تشریح میں امام نسفی نے جو مثال دی ہے وہ اس اصل نمبر ۱۰ کے مقابلے میں اصل نمبر ۹ پر زیادہ چسپاں ہوتی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، لکھتے ہیں:

"اگر کوئی شخص قسم کھالے کہ کھانا نہیں کھاؤں گا تو محض دودھ پی لینے سے قسم ٹوٹ جائے گی اگر وہ کسی عرب ملک میں ہو، لیکن کسی عجمی ملک میں ہو تو قسم نہیں ٹوٹے گی اس لیے کہ غذا اور کھانے سے مراد ہر قوم میں وہی چیز ہوگی جو اُن کے ہاں اس حیثیت سے متعارف و مقبول ہو۔"

امام کرخیؒ کے بیان کردہ ۳۹ اصولوں کا یہی اندازہ ہے۔ وہ چھوٹے چھوٹے فقروں میں اپنے دریافت کردہ اصول بیان کرتے ہیں اور امام نسفیؒ بہت مختصر انداز میں مثالیں دیتے جاتے ہیں۔ لیکن یہ اصول اور ان کی مثالیں اتنی مختصر ہیں کہ جس شخص کو فقہ سے اچھا خاص مس نہ ہو وہ ان سے بسہولت استفادہ نہیں کرسکتا۔

یہاں یہ بات یاد رہے کہ امام کرخیؒ کے ان اصولوں کو آنے والی صدیوں میں مزید صیقل کیا جاتا رہا اور ان میں سے قریب قریب سبھی کی عبارتی شکل وہ نہ رہی جو امام کرخیؒ نے مرتب کی تھی۔ مثلاً مجلة الاحکام العدلية [1] میں جو ۱۹۹ اصول دیے گئے ہیں ان میں صرف ایک ایسا ہے (اصل نمبر۱) جس کی عبارت جزوی طور پر اصول کرخی کے متعلقہ قاعدہ (نمبر۴) سے ملتی جلتی ہے۔ ورنہ بقیہ سب اگرچہ اپنے مفہوم کے اعتبار سے مجلّہ میں موجود ہیں لیکن ان الفاظ اور عبارتوں میں نہیں جو امام کرخیؒ نے مرتب کی تھیں۔

(قواعد کلیہ از ڈاکٹر محمود احمد غازی)

❀❀❀❀

[1] جب ترکی میں مسلمانانِ عالم کی خلافتِ عثمانیہ قائم تھی تو خلیفہ سلطان بن عبدالعزیز کے حکم سے مجلة الاحکام العدلیۃ یعنی مجموعہ ضابطہ دیوانی ترتیب دیا گیا۔ اس کی تدوین ۱۸۶۹ اور ۱۸۷۶ کے درمیان ہوئی اور یہ 1918 تک دولتِ عثمانیہ کی عدالتوں میں نافذ رہا۔ اس کے علاوہ حجاز، اردن، شام، عراق، مصر اور سوڈان کی عدالتیں بھی اس مجلّہ کے مطابق فیصلے کرتی تھیں۔ (ڈاکٹر عرفان خالد ڈھلوں)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصولِ الکرخی کی تفصیل

وہ اصول جن پر حنفی فقہاء کی کتابوں کی بنیاد قائم ہے اور جنہیں علامہ ابوالحسن کرخی نے پیش کیا ہے۔ ان اصول (قواعد) کی مثالیں اور نمونے امام نجم الدین ابوحفص عمر بن احمد نسفی نے بیان کیے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ 1

شک اور یقین

اِنَّ مَا ثَبَتَ بِالْیَقِیْنِ لَا یَزُوْلُ بِالشَّکِّ

''جو چیز یقین سے ثابت ہو وہ شک سے زائل نہیں ہوتی۔''

تفہیم: امام نسفی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس قاعدے کے مسائل میں سے ایک مسئلہ یہ ہے کہ جسے وضو ٹوٹنے کا شک ہوا جبکہ پہلے سے وضو کرنے کا یقین تھا تو اس کا وضو اس وقت تک برقرار تسلیم کیا جائے گا جب تک کہ اسے وضو ٹوٹ جانے کا یقین نہ ہو جائے۔ اسی طرح جسے وضو کرنے میں شک ہو (کہ اس نے وضو کیا تھا یا نہیں) جبکہ اسے وضو ٹوٹ جانے کا یقین پہلے سے تھا تو وہ حدث (بے وضو ہونے کی حالت) پر قائم رہے گا جب تک کہ اسے اپنے وضو پر قائم رہنے کا یقین نہ ہو جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ 2

کسی چیز کی حالتِ ظاہری اور استحقاق

اَنَّ الظَّاهِرَ يَدْفَعُ الْاِسْتِحْقَاقَ وَلَا يُوْجِبُ الْاِسْتِحْقَاقَ

''ظاہری حالت کسی استحقاق کو دُور تو کرتی ہے لیکن استحقاق کو واجب نہیں کرتی۔''

تفہیم: امام ابوحفص عمر بن احمد نسفی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
اس کے مسائل میں سے ایک مسئلہ یہ ہے کہ کسی کے قبضہ میں کوئی گھر ہو پھر اور کوئی شخص اس پر دعویٰ دائر کردے تو مدعی علیہ کا ظاہری قبضہ مدعی کے استحقاق کے لیے رکاوٹ ہے حتیٰ کہ اس کے حق میں اس وقت تک فیصلہ نہیں کیا جاسکتا جب تک کہ وہ ثبوت نہ پیش کردے۔ اگر اس گھر کے قریب کوئی اور گھر فروخت کردیا گیا اور مدعی یہ چاہے کہ وہ حق شفعہ کی بنا پر اس گھر کو خود خریدے اور یہ حقِ شفعہ اسے اس گھر کے پڑوس کے سبب حاصل ہوا ہے جو مدعی علیہ کے قبضہ میں ہے اور مدعی علیہ اس بات کی تردید کرتا ہے کہ جو گھر اس کے قبضہ میں ہے وہ مدعی کی ملکیت ہے تو مدعی علیہ کا ظاہری قبضہ مدعی کو شفعہ کا حق نہیں دیتا جب تک کہ یہ بات ثابت نہ ہو جائے کہ وہ گھر (جو مدعی علیہ کے قبضے میں ہے) مدعی کی ملکیت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ 3

ظاہری حالت کی حیثیت

اِنَّ مَنْ سَاعَدَهُ الظَّاهِرُ فَالْقَوْلُ قَوْلُهُ وَ الْبَيِّنَةُ عَلٰى مَنْ يَدَّعِىْ خِلَافَ الظَّاهِرِ

''ظاہری حالت جس کی تائید میں ہو اس کی بات کا اعتبار کیا جائے گا اور جو شخص ظاہری حالت کے خلاف دعویٰ کرتا ہے اسے (اپنے دعویٰ کی تائید میں) ثبوت پیش کرنا پڑے گا۔''

تفہیم: امام نسفی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس کے مسائل میں سے ایک یہ مسئلہ بھی ہے کہ اگر کسی شخص نے دوسرے شخص پر قرض اور تاوان کا دعویٰ دائر کر دیا اور وہ شخص اس کا انکار کرتا ہے تو بات انکار کرنے والے ہی کی معتبر ہوگی کیونکہ بنیادی طور پر ہر شخص ذمہ داری سے بری ہوتا ہے اور جو شخص ظاہری حالت کے برعکس دعویٰ کرتا ہے اسے ثبوت پیش کرنا ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ 4

ظاہری حالت میں اصل مقصود کا اعتبار

انَّهُ يُعْتَبَرُ فِى الدَّعَاوِى مَقْصُوْدُ الْخَصْمَيْنِ فِى الْمَنَازَعَةِ دُوْنَ الظَّاهِرِ

"دعوؤں میں متنازعہ فریقین کے مابین متنازعہ مسئلہ میں اعتبار ظاہری حالت کا نہیں بلکہ اصل مقصود کا ہوگا۔"

تفہیم: امام نسفی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس کی نظیر یہ ہے کہ اگر امانت دار سے امانت کے لوٹانے کا مطالبہ کیا جائے اور وہ یہ کہے کہ میں نے تجھے امانت لوٹا دی ہے اور امانت رکھوانے والا کہے کہ تو نے امانت واپس نہیں کی ہے تو اس صورت میں امانت دار کی بات معتبر ہوگی اس کے باوجود کہ مدعی کا دعویٰ ظاہری حالت کے مطابق ہے جس کا ثبوت مدعی علیہ کا یہ کہنا کہ میں نے تجھے امانت لوٹا دی ہے کیونکہ مقصود ضمان ہے اور وہ ضمان کا انکار کر رہا ہے لہٰذا اس کی بات مانی جائے گی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ 5

زیادہ واضح کو ترجیح حاصل ہے

اِنَّ الظَّاهِرَيْنِ اِذَا كَانَ اَحَدُهُمَا اَظْهَرَ مِنَ الْاٰخَرِ فَالْاَظْهَرُ اَوْلٰى لِفَضْلِ ظُهُوْرِهٖ

''جب دو ظاہری حالتوں میں سے ایک حالت دوسری حالت سے زیادہ واضح ہو تو واضح تر ظاہری حالت قابل ترجیح ہوگی کیونکہ اسے واضح ہونے میں برتری حاصل ہوتی ہے۔''

تفہیم: امام نسفی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اگر کسی نے کسی رحمِ مادر میں موجود بچے کے لیے قرض کا اقرار کیا تو امام محمد کے نزدیک اس کا یہ اقرار درست ہوگا اگر چہ اس میں اس کے غلط ہونے کا بھی احتمال ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک اس کا یہ اقرار درست نہیں ہوگا۔ کیونکہ اگر وہ یہ وضاحت بھی کردے کہ یہ قرضہ اس پر کسی لین دین کی بناء پر ہے تب بھی یہ قرضہ اس پر لازم نہیں ہوگا۔ اس لیے کہ جنین سے اس کا لین دین ہی درست نہیں ہے۔ لیکن اگر اس نے بالصراحت یہ کہا کہ اس نے اس جنین کا مال ضائع کردیا تھا اور اس پر اس کا تاوان واجب ہے تو اس صورت میں اس کا اقرار درست ہوگا لیکن اگر اس نے اجمالاً ہی اقرار کیا تو وجوب قرض میں شک پڑنے کی وجہ سے قرض اس کے ذمہ واجب نہ ہوگا۔ لیکن امام محمد فرماتے ہیں کہ ظاہری حالت کا تقاضا ہے کہ ایک صاحب عقل مسلمان بامقصد اور درست کلام کرتا ہے لہٰذا اس کی بات سے یہ مراد لیا جائے گا کہ اس نے اس جنین کا کچھ مال ضائع کیا ہوگا تا کہ اس کی بات درست ثابت ہو۔ امام ابو یوسف کہتے ہیں کہ اس اقرار سے اس پر کچھ بھی لازم نہ ہوگا کیونکہ اس ظاہری حالت کا تقابل ایک اور زیادہ واضح ظاہری حالت سے ہے وہ یہ کہ ایک عقلمند مسلمان سے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ دوسروں کا مال ضائع نہیں کرے گا کیونکہ ایسا کرنا گناہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ 6

معاملات میں احتیاط برتی جائے

إِنَّ أُمُوْرَ الْمُسْلِمِيْنَ مَحْمُوْلَةٌ عَلَى السَّدَادِ وَ الصَّلَاحِ حَتّٰى يَظْهَرَ غَيْرُهٗ

”مسلمانوں کے معاملات کو احتیاط اور بہتری پر محمول کیا جائے گا الا یہ کہ اس کے خلاف کوئی دوسری صورت ظاہر ہو جائے۔“

تفہیم: امام نسفی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس کی مثال یہ ہے کہ اگر کسی نے ایک درہم اور ایک دینار کو دو درہم اور دو دینار کے بدلے میں فروخت کیا تو یہ بیع جائز ہوگی اور ایک جنس کی بیع دوسری جنس سے سمجھی جائے گی تا کہ بیع کو جائز قرار دیا جاسکے۔ ہر مسلمان کی ظاہری حالت اس سے عمل صالح کا تقاضا کرتی ہے۔ لیکن اگر اس نے یہ بات واضح کر دی کہ اس نے ایک درہم کے بدلے میں دو درہم اور ایک دینار کے بدلے میں دو دینار خریدے ہیں تو اس صورت میں بیع فاسد ہو جائے گی کیونکہ اس نے خود ہی ظاہری حالت کی نفی کر دی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ 7

ظاہری حالت اور اس کی دلالت

انَّ لِلْحَالَةِ مِنَ الدَّلَالَةِ كَمَا لِلْمَقَالَةِ

"(کسی شخص کی) حالت بھی اسی طرح دلالت کرتی ہے جس طرح کسی کی بات کی دلالت ہوتی ہے۔"

تفہیم: امام نسفی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس کی مثال یہ ہے کہ کسی نے دوسرے شخص کے پاس اپنا مال بطور امانت رکھوایا اور اس آدمی نے یہ مال اپنے کسی زیر کفالت کے سپرد کردیا اور وہ مال اس کے قبضہ میں ضائع ہوگیا تو وہ اس کا ضامن نہ ہوگا اگرچہ امانت رکھوانے والے نے امانت دار کو اس بات کی صراحت کے ساتھ اجازت نہ دی ہو کہ وہ کسی اور شخص کو یہ امانت دے سکتا ہے کیونکہ جب اس نے یہ امانت اس کے سپرد کی تھی تو وہ یہ جانتا تھا کہ وہ دن رات ہر وقت اس کی حفاظت اپنے ہاتھ سے نہیں کرسکتا۔ اس کا یہ جاننا گویا اس بات کی اجازت ہے کہ وہ شخص اس امانت کی حفاظت اس طرح کرے گا جس طرح وہ اپنے مال کی حفاظت کرتا ہے، کبھی خود اور کبھی اپنے زیرِ کفالت فرد کے ذریعے اور یہ چیز اس کے لیے واضح اجازت کی طرح ہوگی اور "مسائل الفور" کی بنیاد اسی اصول پر ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ 8

قولی و فعلی ثبوت

اَنَّہُ قَدْ یَثْبُتُ مِنْ جِھَۃِ الْفِعْلِ مَا لَا یَثْبُتُ مِنْ جِھَۃِ الْقَوْلِ کَمَا فِی الصَّبِیِّ

''وہ چیز جو قول سے ثابت نہیں ہوتی وہ کبھی فعل سے ثابت ہو جاتی ہے جیسا کہ بچے کے مسئلے میں ہوتا ہے۔''

تفہیم: امام نسفی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس کی نظیر یہ ہے کہ کسی نے دوسرے آدمی کو کسی لین دین میں اپنا وکیل مقرر کیا اور پھر اسے اس کی عدم موجودگی میں الفاظ بول کر معزول کر دیا تو وہ اس وقت تک معزول نہیں ہوگا جب تک کہ اس وکیل کو اپنے معزول کیے جانے کی خبر نہ ہو جائے حتیٰ کہ اگر وکیل نے اپنے موکل کے حکم کے مطابق کچھ کیا اور اسے اپنے معزول کیے جانے کا علم نہیں تھا تو اس کا یہ تصرف نافذ ہوگا اور اگر موکل نے اس مجلس میں خود اس کام میں کوئی تصرف کیا جسے کرنے کا حکم وہ وکیل کو دے چکا ہے اور وکیل کو اس کا علم نہیں ہوا تو وہ حکماً معزول ہو جائے گا کیونکہ خود مؤکل کا تصرف نافذ ہو چکا ہے۔

امام کرخی کا یہ کہنا کہ ''جیسا کہ بچے کے مسئلہ میں ہوتا ہے'' اس سے مراد یہ ہے کہ بچہ اپنے فعل کی بنا پر ذمہ دار ہو جاتا ہے اگرچہ وہ اپنے قول میں لین دین، کفیل بننے اور اقرار میں ذمہ دار نہیں ہوتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ 9

سوال وخطاب کا انطباق

اِنَّ السُّؤَالَ وَالْخِطَابَ يَمْضِيْ عَلٰى مَا عَمَّ وَغَلَبَ، لَا عَلٰى مَا شَذَّ وَنَدَرَ

”سوال اور خطاب عمومی اور اکثر واقع ہونے والے حالات پر لاگو ہوتے ہیں، شاذ ونادر پر نہیں ہوتے۔“

تفہیم: امام ابوحفص عمر بن احمد نسفی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اگر کسی نے یہ قسم کھالی کہ وہ انڈہ نہیں کھائے گا تو اس سے مراد پرندے کا انڈہ ہوگا مچھلی وغیرہ کا انڈہ اس سے مراد نہیں ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قاعدہ 10

جواب کی مراد لوگوں کے عرف کے مطابق

انَّ جَوَابَ السُّؤَالِ يَجْرِيْ عَلٰى حَسَبِ مَا تَعَارَفَ كُلُّ قَوْمٍ فِيْ مَكَانِهِمْ

''سوال کے جواب کی مراد وہی لی جائے گی جو ہر قوم کے مابین وہاں متعارف ہو۔''

تفہیم: امام نسفی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اگر کسی نے یہ قسم کھائی کہ وہ غذا نہیں کھائے گا تو وہ صرف دودھ پینے سے حانث (قسم توڑنے والا) ہو جائے گا بشرطیکہ وہ عرب ممالک میں ہو اور اگر وہ عجمی ممالک میں ہے تو حانث نہیں ہوگا اور ہر قوم کی غذا وہ ہے جو اُن کے مابین متعارف ہوتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قاعدہ 11

انسان سے اس کے اقرار کے مطابق سلوک

اَنَّ الْمَرْءَ یُعَامَلُ فِی حَقِّ نَفْسِہٖ کَمَا اَقَرَّ بِہٖ وَلَا یُصَدَّقُ عَلٰی اِبْطَالِ حَقِّ الْغَیْرِ اِلَّا بِاِلْزَامِ الْغَیْرِ حَقًّا

''ہر آدمی سے اس کے اپنے حق میں اس کے اقرار کے مطابق ہی معاملہ کیا جائے گا اور دوسرے کے حق کو باطل قرار دینے میں اس کی بات تسلیم نہیں کی جائے گی اور نہ اس کی یہ بات قابل قبول ہوگی کہ وہ دوسرے پر کوئی حق قائم کرے۔''

تفہیم: امام نسفی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس کی مثال یہ ہے کہ وہ عورت جس کا نسب معلوم نہ ہو اور وہ کسی انسان کے لیے غلامی کا اقرار کرے اور وہ شخص بھی اس بات کی تصدیق کر دے تو وہ عورت اس کی لونڈی بن جائے گی لیکن اس سے اس کے شوہر کا نکاح باطل نہ ہوگا اور نہ اس کا شوہر اس شخص کے لیے کسی تاوان کا ہی ضامن ہوگا جس کی لونڈی ہونے کا عورت نے اقرار کیا ہے جب کہ اس نے ایک مرتبہ اس عورت کا مکمل مہر دے دیا ہو۔ اور امانت دار کہ جسے امانت ادا کر دینے کا حکم دیا گیا ہے اگر یہ کہہ دے کہ میں نے فلاں شخص کو امانت دے دی تھی اور وہ شخص انکار کرے کہ تو نے مجھے امانت نہیں دی تھی تو اس صورت میں امانت دار کی بات اپنے آپ کو تاوان سے بری کرانے کے لیے تو معتبر ہوگی لیکن دوسرے شخص کے خلاف قبضے کی بنا پر ضمان کے وجوب کے لیے معتبر نہ ہوگی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ 12

امانت دار کی قسم کا اعتبار

انَّ الْقَوْلَ قَوْلُ الْاَمِیْنِ مَعَ الْیَمِیْنِ مِنْ غَیْرِ بَیِّنَةٍ

"(نزاع کی صورت میں) جس کے پاس امانت رکھی گئی ہو اُس کی بات کا بغیر ثبوت کے قسم کے ساتھ اعتبار ہوگا۔"

تفہیم: امام نسفی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

مثلاً امانت دار یہ دعویٰ کردے کہ اس نے امانت اس کے مالک کو واپس کردی تھی یا وہ اس کے پاس ضائع ہوگئی ہے۔ یہی صورت تمام امانت داروں کی ہوگی۔ جیسے مستعیر مضارب، وکیل اور اس طرح کے دیگر لوگ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قاعدہ 13

لاحق کی درستی اور جواز کے لیے سابق کی ضرورت

اِنَّ مَنِ الْتَزَمَ شَیْئًا وَ لَہُ شَرْطٌ لِنَفُوْذِہٖ ، فَاِنَّ الَّذِیْ ھُوَ شَرْطٌ لِنَفُوْذِ الْاٰخَرِ یَکُوْنُ فِی الْحُکْمِ سَابِقًا وَ الثَّانِیْ لَاحِقًا ، وَ السَّابِقُ یَلْزَمُ الصِّحَّۃَ وَ الْجَوَازَ

”جس نے کسی چیز کا التزام کیا اور اس چیز کے نفاذ کے لیے کوئی شرط بھی ہے تو جو چیز دوسرے کے اثر کرنے کے لیے شرط ہے وہ حکم کے اعتبار سے سابق ہے اور دوسرا لاحق ہوگا اور سابق کا (پایا جانا) لاحق کی درستی اور جواز کے لیے لازمی ہوگا۔“

تفہیم: امام نسفی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
جیسے کوئی شخص نماز کا اہتمام کرے تو اس پر نماز کی ادائیگی سے قبل طہارت کا اہتمام لازم ہوگا کیونکہ طہارت نماز کے لیے شرط ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ 14

معاہدے کی درستی کے لیے صحیح صورت حال کی صراحت

اَنَّ الْمُتَعَاقِدَيْنِ اِذَا صَرَّحَا بِجِهَةِ الصِّحَّةِ صَحَّ الْعَقْدُ، وَاِذَا صَرَّحَا بِجِهَةِ الْفَسَادِ فَسَدَ، وَاِذَا اَبْهَمَا صُرِفَ اِلَى الصِّحَّةِ

''اگر لین دین کرنے والے صحیح صورت کی صراحت کر دیں تو معاہدہ درست ہوگا اور اگر وہ صورت فساد کی صراحت کردیں تو معاملہ فاسد ہوگا اور اگر بات کو مبہم رکھیں گے تو ان کے کلام کو صحت پر محمول کیا جائے گا۔''

تفہیم: امام نسفی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

کسی نے چاندی کے دس درہم وزن کا ٹکڑا اور ایک کپڑا جس کی قیمت دس درہم تھی بیس درہم میں اس شرط پر فروخت کردیا کہ اس میں سے دس درہم موجل ہیں ایک ماہ تک، پس اگر انہوں نے اس کی صراحت کردی کہ دس درہم جو ادھار ہیں وہ دراصل کپڑے کی قیمت ہے اور دس درہم نقد چاندی کے ٹکڑے کی قیمت ہے تو یہ عقدِ درست ہے اور اگر انہوں نے واضح طور پر بتا دیا کہ ادھار درہم چاندی کی قیمت ہے تو عقد فاسد ہوگا اور اگر انہوں نے بات گول مول کی تو صحت پر محمول کرتے ہوئے دس درہم نقد کو چاندی کی قیمت تصور کیا جائے گا اور ادھار والے دس دراہم کو کپڑے کی قیمت قرار دیا جائے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ 15

اصل معاہدے اور اس کے متعلقات میں پائی جانے والی خرابی میں فرق

اَنَّـهُ يُفَرَّقُ بَيْنَ الْفَسَادِ اِذَا دَخَلَ فِىْ اَصْلِ الْعَقْدِ وَ بَيْنَهُ اِذَا دَخَلَ فِىْ عُلْقَةٍ مِنْ عَلَائِقِهِ

''وہ فساد جو اصل عقد (معاملہ) میں واقع ہو اور وہ فساد جو عقد کے متعلقات میں سے کسی ایک میں واقع ہو، ان دونوں کے درمیان فرق کیا جائے گا۔''

تفہیم: امام نسفی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس کے مسائل میں سے ایک مثال یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی غلام کو ایک ہزار درہم اور ایک رطل شراب کے عوض فروخت کر دے تو بیع فاسد ہو جائے گی۔ اور اگر انہوں نے شراب کو عوض سے بھی نکال دیا تو بیع جائز نہ ہوگی کیونکہ فساد اصل عقد میں واقع ہوا ہے اور اگر اس نے ایک غلام کو ایک ہزار درہم فصل کی کٹائی کے وقت تک مؤجل (ادھار پر) فروخت کیا تو بیع فاسد ہو جائے گا کیونکہ اجل (ادا کرنے کی مدت) معلوم نہیں۔ پھر اگر انہوں نے کٹائی کا وقت آنے سے قبل ہی اجل کی شرط کو نکال دیا تو عقد جائز ہو جائے گا، کیونکہ یہ (ادا کے وقت کا تعین) بیع کے متعلقات میں سے ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ 16

تاوان کے وجوب کے لیے قبضہ اور شرط کی اہمیت

اِنَّ الضَّمَانَاتِ فِی الذِّمَّةِ لَاتَجِبُ اِلَّا بِاَحَدِ امْرَیْنِ: اِمَّا بِاَخْذٍ اَوْ بِشَرْطٍ فَاِذَا عُدِمَا لَمْ تَجِبْ

''تاوان جو کسی کے ذمہ ہو وہ دو صورتوں کے سوا واجب نہیں ہوتا؛ قبضہ کے ساتھ یا شرط کے ساتھ۔ اگر یہ دونوں نہ پائی جائیں تو وہ واجب نہ ہوگا۔''

تفہیم: امام نسفی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس کے مسائل میں سے یہ ہے کہ قبضے میں لے لینے کی صورت میں غصب کر لینا، گروی پر قبضہ کر لینا یا بغیر گواہ مقرر کیے اٹھالینا وغیرہ، اور شرط کی صورت یہ ہے کہ عقد کو قبول کر لینا جیسے خریدنا، اجرت پر لینا اور کفالت وغیرہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ 17

حقوق اللہ اور حقوق العباد میں احتیاط کی حیثیت

اَنَّ الْاِحْتِيَاطَ فِیْ حُقُوْقِ اللّٰهِ تَعَالٰی جَائِزٌ۔ وَ فِیْ حُقُوْقِ الْعِبَادِ لَا يَجُوْزُ

”حقوق اللہ میں احتیاط جائز ہے جبکہ حقوق العباد میں جائز نہیں۔“

تفہیم: امام نسفی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس کے مسائل میں سے یہ ہے کہ جب نماز کے جائز ہونے اور فاسد ہونے میں شبہہ پیدا ہو جائے تو احتیاط اسی میں ہے کہ نماز پھر سے پڑھ لی جائے کیونکہ جو چیز اس پر واجب نہیں اس کا ادا کرنا اس سے بہتر ہے کہ وہ اپنے اوپر واجب چیز کو ترک کر دے۔

ضمان کے جائز ہونے اور عدم جواز کے سلسلہ میں جب شبہہ پیدا ہو جائے تو احتیاط ضروری نہیں اس لیے کہ شک کی بنا پر کوئی ضامن نہیں ہوتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ 18

اصل وفرع میں خبر کا فرق

انَّهُ يُفَرَّقُ فِي الْاَخْبَارِ بَيْنَ الْاَصْلِ وَ الْفَرْعِ

''اصل اورفرع کے بارے میں خبر دی جائے تو اس میں فرق کیا جائے گا۔''

تفہیم: امام نسفی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس کے مسائل میں سے یہ مسئلہ ہے کہ جب کسی عورت نے زوجین کے درمیان رضاعت کی خبر دی تو ان دونوں کو جدانہیں کیا جائے گا البتہ ان کے فروع میں طلاق یا خلع کے ذریعے تفریق کرادی جائے گی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ 19

ظاہری طور پر اور یقین سے حاصل ہونے والے علم میں فرق

اَنَّهُ يُفَرَّقُ بَيْنَ الْعِلْمِ اِذَا ثَبَتَ ظَاهِرًا وَ بَيْنَهُ اِذَا ثَبَتَ يَقِيْنًا

''وہ علم جو ظاہراً ثابت ہو اور وہ علم جو یقین سے حاصل ہو ان دونوں کے مابین امتیاز کیا جائے گا۔''

تفہیم: امام نسفی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس کے مسائل میں سے یہ ہے کہ جس چیز کا علم یقین سے حاصل ہو اس پر عمل کرنا ضروری ہے اور اس پر اعتقاد رکھنا بھی واجب ہے اور جو ظاہراً ثابت ہو اس پر عمل کرنا ضروری ہے لیکن اس پر اعتقاد ضروری نہیں ہے۔ اس کی وضاحت پانچ اوقات کی فرض نمازوں اور وتر سے کی جائے گی۔

اسی طرح کانوں کو سر کا حصہ قرار دینا علم ظاہر سے ہے لہٰذا ان کے مسح کی فرضیت کو ان پر قیاس نہیں کیا جاسکتا جو کہ علم یقین سے ثابت ہے۔

حطیم کا خانہ کعبہ کا حصہ ہونا علم ظاہری سے ثابت ہے لہٰذا کعبہ کی طرف پشت کر کے حطیم کی طرف منہ کر کے نماز جائز نہ ہوگی۔ کیونکہ اس کے مقابلے میں کعبہ کی طرف منہ کرنا نماز میں علم یقین سے ثابت ہے۔

اسی طرح جب قاضی کوئی فیصلہ دے دے پھر کسی ظاہری دلیل سے اسے معلوم ہو جائے کہ اس نے فیصلہ کرنے میں غلطی کی ہے لیکن وہ یقینی دلائل نہ ہوں تو اس کا فیصلہ برقرار رہے گا اور جب اس کی غلطی کسی دلیل یقینی سے ظاہر ہو یعنی کسی نص یا اجماع سے تو اس کا فیصلہ ٹوٹ جائے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ 20

کسی کام کا تبعاً اور حکماً ثبوت

اَنَّـهُ قَدْ يَثْبُتُ الشَّيْءُ تَبَعًا وَ حُكْمًا وَ اِنْ كَانَ قَدْ يَبْطُلُ قَصْدًا

"بعض اوقات ایک چیز تبعاً اور حکماً ثابت ہو جاتی ہے اگرچہ وہ قصداً کبھی کبھی باطل بھی ہو جاتی ہے۔"

تفہیم: امام نسفی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس کے مسائل میں سے ہے کہ اگر اس نے وکیل کو اس کی عدم موجودگی میں معزول کر دیا تو یہ چیز تبعاً ثابت ہو جائے گی کیونکہ مؤکل نے خود اس میں تصرف کیا ہے اور اگر اس نے وکیل کو قصداً معزول کر دیا تو یہ اس وقت تک درست نہ ہوگا جب تک کہ وکیل کو اس کا علم نہ ہو جائے۔

اگر اس نے ایک غلام کو فروخت کیا تو اس کے اطراف بھی مبیع (فروخت شدہ چیز) میں تبعاً داخل ہوں گے۔

اسی طرح گھر کا صحن گھر فروخت کرنے کی صورت میں اور چشمہ زمین کے فروخت کی صورت میں ان میں داخل ہوگا اور اسی طرح گھر کی ہوا گھر کی فروخت میں داخل ہوگی۔ لیکن اگر کسی نے گھر کے اطراف کو اور ہوا اور پانی کی نالی کو قصداً فروخت کر دیا تو یہ بیع گھر کو الگ کر کے جائز نہیں ہوگی۔ اس کی مثالیں اور بھی بہت سی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ 21

اجازت لاحقہ اور وکالتِ سابقہ

انَّ الْاِجَازَةَ اللَّاحِقَةَ كَالْوَكَالَةِ السَّابِقَةِ

''اجازت لاحقہ وکالت سابقہ کی طرح ہے۔''

تفہیم: امام نسفی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس کے مسائل میں سے ایک یہ مسئلہ بھی ہے کہ کسی نے دوسرے کے مال پر لین دین کیا یا دوسرے کی ذات پر عقد نکاح یا بیع وغیرہ کیا اور یہ اس کی اجازت کے بغیر تھا پھر اس کو اس عقد کی خبر پہنچی اور اس نے اسے جائز قرار دے دیا تو یہ عقد احناف کے نزدیک نافذ ہو جائے گا اور عقد کرنے والا اس کے وکیل کی مانند قرار پائے گا۔ البتہ امام شافعی اسے تسلیم نہیں کرتے کیونکہ ان کے نزدیک عقد موقوف نہیں رہ سکتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ 22

حالتِ توقف میں پائی جانے والی اور اصل کے اعتبار سے موجود چیز میں مماثلت

انَّ الْمَوْجُوْدَ فِیْ حَالَةِ التَّوَقُّفِ كَالْمَوْجُوْدِ فِیْ اَصْلِهٖ

''جو چیز حالت توقف میں پائی جائے وہ اصل میں موجود چیز کی مانند ہوگی۔''

تفہیم: امام نسفی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس کے مسائل میں سے یہ ہے کہ عقد کے بعد دیگر فوائد جو مشتری کو حاصل ہوں اگر یہ اس کے ساتھ بائع کی اجازت سے متصل ہوں تو یہ مشتری کے لیے معاہدے کے وقت موجود مانے جائیں گے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قاعدہ 23

متوقف اور غیر متوقت مال میں اجازت کی حیثیت

انَّ الْاِجَازَۃَ اِنَّمَا تَعْمَلُ فِی التَّوَقُّفِ لَا فِی الْجَائِزِ

"اجازت (مال) متوقف میں ہی عمل کرے گی۔ جائز میں نہیں کرے گی۔"

تفھیم: امام نسفی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
اس کے مسائل میں سے یہ ہے کہ کسی شخص کو ایک شخص غلام کے پانچ سو درہم میں خریدنے کا حکم دیا گیا اور اس نے اسے چھ سو درہم میں خرید لیا تو یہ شخص اس غلام کو اپنے لیے خریدنے والا قرار پائے گا اور اگر اس نے حکم دینے والے کو بتا دیا کہ اس نے غلام کو اُس کے لیے چھ سو درہم میں خریدا ہے اور اس نے اس کی اجازت دے دی تو بھی اس اجازت سے وہ غلام حکم دینے والے کا نہیں ہوگا کیونکہ خریداری خرید کے وقت خریدار کے لیے واقع ہو چکی ہے لہٰذا اس میں اجازت پر عمل نہیں کیا جائے گا اور یہ غلام اس کا نہ ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ 24

اجازت کا صحیح ہونا اور معاہدے کے وقت کے ساتھ اس کا تعلق

انَّ الْاِجَازَۃَ تَصِحُّ ثُمَّ تُسْتَنَدُ اِلٰی وَقْتِ الْعَقْدِ

یعنی بہ انہ یشترط کون المحل قابلا للعقد فی الحال حتی یثبت فیہ حکم العقد حالۃ الاجازۃ و یستند الی وقت وجود العقد حتی لو کان المحل ھالکا لم ینفذ العقد فیہ بالاجازۃ۔ کذا لو کان عند الاجازۃ مریضا مرض الموت و العقد کان فی الصحۃ یعتبر تصرف المریض دون الصحیح

''اجازت صحیح ہو جائے گی اور پھر اسے وقت عقد کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔

اس سے مراد یہ ہے کہ محل کا عقد کو قبول کرنے کے قابل ہونا اسی وقت شرط ہے، تاکہ اس میں حکم عقد اجازت کی صورت میں ثابت ہو جائے اور اسے وجودِ عقد کے وقت کی طرف لوٹا دیا جائے گا لہٰذا اگر محل ہلاک ہونے والا ہو تو اس میں عقد، اجازت کی وجہ سے نافذ العمل نہ ہو گا۔ اسی طرح اگر وہ اجازت کے وقت مرض الموت میں مبتلا ہو اور عقد کا وقوع حالت صحت میں تھا تو اس صورت میں یہ مریض کا تصرف سمجھا جائے گا تندرست آدمی کا نہیں۔''

تفہیم: امام نسفی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس کے مسائل میں سے یہ بھی ہے کہ اجازت کا اعتبار باقی رہنے والے مال میں ہو گا ضائع شدہ میں نہیں۔ یعنی اگر مبیع متوقف (وہ خریدی ہوئی چیز جس کے لیے مالک کی اجازت درکار ہو) ضائع ہو جائے اور پھر عقد کی اجازت دی جائے تو اجازت نافذ نہیں ہو گی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قاعدہ 25

معاہدے کی اجازت دینے والے کی موجودگی اور عدم موجودگی کا معاہدے کے وقوع پر اثر

انَّ کُلَّ عَقْدٍ لَهُ مُجِيْزٌ حَالَ وَقُوْعِهِ تَوَقَّفَ لِلاجَازَةِ وَ اِلَّا فَلا

"ہر وہ عقد جس کا کوئی اجازت دینے والا اس کے وقوع پذیر ہونے کے وقت موجود ہو تو یہ عقد اس کی اجازت پر موقوف ہے، بصورت دیگر نہیں۔"

تفہیم: امام نسفی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
اس کے مسائل میں سے یہ مسئلہ ہے کہ جب کسی آدمی نے ایک بچے کا مال بازار کے بھاؤ پر فروخت کر دیا تو اس بچے کے سرپرست کی اجازت پر یہ بیع موقوف ہوگی کیونکہ اسے خرید و فروخت کے لیے سرپرستی کا حق حاصل ہے لیکن اگر بچے نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی یا اپنا غلام آزاد کر دیا یا اپنا مال خیرات کر دیا تو یہ اس اجازت پر موقوف نہیں ہوگا کیونکہ سرپرست کو اِس کا کوئی اختیار نہیں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ 26

ملکیت اور زوالِ ملکیت کو نتائج کے ساتھ مشروط کرنا

اَنَّ تَعْلِیْقَ الْاَمْلَاقِ بِالْاَخْطَارِ بَاطِلٌ، وَ تَعْلِیْقَ زَوَالِھَا بِالْاَخْطَارِ جَائِزٌ

''ملکیت کو نتائج کے ساتھ مشروط کردینا باطل ہے جبکہ زوال ملکیت کو نتائج کے ساتھ معلق کرنا جائز ہے۔''

تفھیم: امام نسفی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس کے مسائل میں سے یہ مسئلہ ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے کہا کہ اگر تو گھر میں داخل ہوا تو میں نے یہ غلام تجھے ایک ہزار درہم میں فروخت کردیا اور اس نے کہا کہ مجھے منظور ہے یا اس نے اجازت یا ہبہ وغیرہ میں ایسا کہا تو یہ درست نہ ہوگا اور شرط کے پورے ہونے کے وقت ملکیت واقع نہیں ہوگی۔

اگر اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو اس گھر میں داخل ہوئی تو تجھے طلاق ہے یا اپنے غلام سے کہا کہ اگر تو گھر میں داخل ہوا تو آزاد ہے تو یہ درست ہوگا۔

اور جب شرط پائی جائے گی تو طلاق اور عتاق (غلام آزاد کرنا) دونوں واقع ہوجائیں گے اور ملکیتِ نکاح اور مِلک یمین دونوں زائل ہوجائیں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ 27

چیزوں کا اعتبار کب تک ہوتا ہے؟

اَنَّ الشَّیْءَ یُعْتَبَرُ مَا لَمْ یُعَدُّ عَلٰی مَوْضُوْعِهٖ بِالنَّقْضِ وَ الْاَبْطَالِ

’’چیز کا اعتبار اس وقت تک ہوگا جب تک کہ وہ اپنے موضوع پر نقض اور ابطال نہ لائے۔‘‘

تفہیم: امام نسفی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس کے مسائل میں سے یہ ہے کہ مجور غلام جب ایک معلوم مدت تک کے لیے خود کو کوئی کام کرنے کی خاطر کرائے پر دے دے تو یہ اس کے مالک سے نقصان کے ازالے کی وجہ سے درست نہیں ہوگا اور اگر ہم مدت گزرنے اور کام ختم ہو جانے کے بعد اس کے فاسد ہونے کا فیصلہ صادر کرتے تو یہ مالک کو نقصان پہنچانے کے مترادف ہوتا، کہ اس کے غلام کے منافع کو بغیر کسی معاوضے کے معطل کر دیا جاتا تو یہاں نقصان کا ازالہ اسے صحیح قرار دینے میں ہے اس لیے کہ اگر ہم اس کے فاسد ہونے کا فیصلہ کرتے تو یہ ضرر کا ازالہ نہ ہوتا بلکہ نقصان کو یقینی بنانے کا باعث بنتا، لہٰذا ضرر کی بنا پر نظر لوٹ آئے گی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ 28

ہر وہ آیت جو آئمہ احناف کے قول کے خلاف ہو اسے نسخ، ترجیح یا تاویل پر محمول کیا جائے

اَنَّ کُلَّ اٰیَةٍ تُخَالِفُ قَوْلَ اَصْحَابِنَا فَإِنَّهَا تُحْمَلُ عَلَی النَّسْخِ اَوْ عَلَی التَّرْجِيْحِ وَ الْاَوْلٰی اَنْ تُحْمَلَ عَلَی التَّاْوِيْلِ مِنْ جِهَةِ التَّوْفِيْقِ

''ہر وہ آیت جو ہمارے اصحاب کے قول کے خلاف ہو تو اس کے بارے میں سمجھا جائے گا کہ وہ منسوخ ہے یا کسی اور دلیل کو اس پر ترجیح حاصل ہے، اور بہتر یہ ہے کہ اس میں ایسی تاویل کی جائے کہ اس آیت میں اور ہمارے اصحاب کے قول میں موافقت پیدا ہو جائے۔''

تفہیم: امام نسفی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس کے مسائل میں سے یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے اشتباہ کے وقت کوشش اور تلاش سے قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے نماز ادا کر دی تو یہ ہمارے نزدیک جائز ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهٗ﴾ (۲/ البقرة:۱٤٤) (اپنے چہرے اس کی طرف کر لو) کی تاویل یہ ہے کہ جب تمھیں اس کی سمت معلوم ہو اور جس رخ پر بوقت اشتباہ تمہاری تلاش ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسخ کی مثال جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

﴿ لِلرَّسُوْلِ وَ لِذِی الْقُرْبٰى ﴾ (٨/ الانفال:٤١)

''(مالِ غنیمت) رسول کے لیے اور رشتے داروں کے لیے ہے۔''

اس آیت سے ذوی القربیٰ کا حصہ مالِ غنیمت سے ثابت ہے اور ہم کہتے ہیں کہ یہ حکم اجماعِ صحابہ سے منسوخ ہوگیا ہے۔

ترجیح کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ﴾ (٢/ البقرة:٢٣٤)

''اور جو لوگ فوت ہو جاتے ہیں اور بیویاں چھوڑ جاتے ہیں۔''

اس آیت کے ظاہر سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ اس حاملہ کے بارے میں ہے جس کا شوہر فوت ہو چکا ہو کہ وہ اپنی عدت صرف وضع حمل سے چار ماہ دس دن گزرنے سے قبل ختم نہیں کرے گی کیونکہ آیت عام ہے، یہ ہر اُس عورت کے بارے میں بھی ہے جس کا شوہر فوت ہو چکا ہو، چاہے وہ حاملہ ہو یا نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ﴿ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ﴾ (٦٥/ الطلاق:٤) (اور حمل والیوں کی عدت یہ ہے کہ وہ وضع حمل کرلیں) اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ان کی عدت (مقررہ) مہینے گزرنے سے قبل ہی وضع حمل کے ساتھ ختم ہو جائے۔ کیونکہ یہ آیت اس عورت کے بارے میں جس کا شوہر فوت ہو چکا ہو اور جس کا شوہر فوت نہ ہوا ہو سب کے لیے عام ہے۔ لیکن ہم نے اس آیت کو اِبن عباس کے فرمان کی بنا پر ترجیح دی کہ یہ آیت اس پہلی آیت کے بعد نازل ہوئی تھی لہٰذا اس نے اسے منسوخ کر دیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونوں مدتوں کو احتیاط کی بنا پر جمع کر دیا کیونکہ تاریخ مشتبہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ 29

جو حدیث آئمہ احناف کے قول کے خلاف ہو اسے منسوخ یا معارض قرار دیا جائے یا مطابقت پیدا کی جائے

اَنَّ كُلَّ خَبَرٍ يَجِيءُ بِخِلَافِ قَوْلِ اَصْحَابِنَا فَاِنَّهُ يُحْمَلُ عَلَى النَّسْخِ اَوْ عَلَى اَنَّهُ مُعَارَضٌ بِمِثْلِهِ ثُمَّ صَارَ اِلَى دَلِيْلٍ اٰخَرَ اَوْ تَرْجِيْحٍ فِيْهِ بِمَا يَحْتَجُّ بِهِ اَصْحَابُنَا مِنْ وُجُوْهِ التَّرْجِيْحِ، اَوْ يُحْمَلُ عَلَى التَّوْفِيْقِ، وَاِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ عَلٰى حَسَبِ قِيَامِ الدَّلِيْلِ، فَاِنْ قَامَتْ دَلَالَةُ النَّسْخِ يُحْمَلُ عَلَيْهِ، وَاِنْ قَامَتِ الدَّلَالَةُ عَلٰى غَيْرِهِ صِرْنَا اِلَيْهِ

"ہر وہ حدیث جو ہمارے اصحاب کے قول کے خلاف ہو اسے نسخ پر محمول کیا جائے گا یا یہ سمجھا جائے گا کہ وہ اپنی ہم پلہ حدیث کے معارض ہے۔ پھر کوئی اور ایسی دلیل یا ان وجوہ ترجیح میں سے وجہ ترجیح لائی جائے گی جن کے ساتھ ہمارے اصحاب (فقہاء احناف) حجت قائم کرتے ہیں، یا اسے تطبیق پر محمول کیا جائے گا اور دلیل قائم ہونے کی مناسبت ہی سے ایسا کیا جائے گا۔ لہٰذا اگر نسخ کی دلیل قائم ہو جائے تو اسے نسخ پر محمول کیا جائے گا اور اگر دلیل کسی اور پر قائم ہو جائے تو ہم اس کی طرف رجوع کریں گے۔"

تفہیم: امام نسفی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس کے مسائل میں سے یہ ہے کہ امام شافعی فجر کی نماز کی سنتوں کو فجر نماز ادا کرنے کے بعد طلوع الشمس سے پہلے ادا کرنے کو جائز قرار دیتے ہیں جیسا کہ عیسیٰ سے روایت کیا گیا ہے، انہوں نے کہا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے اللہ کے رسول ﷺ نے فجر کی نماز کے بعد دو رکعت پڑھتے دیکھا اور پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: یہ فجر کی دو سنت رکعت ہیں جو میں نے نہیں پڑھی تھیں۔ اس پر آپ خاموش ہو گئے۔ (ترمذی، کتاب الصلاۃ، ح:٤٢٢)

میں کہتا ہوں کہ یہ اس حدیث سے منسوخ ہے جو اللہ کے رسول ﷺ سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا:

نماز فجر کے بعد کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔ یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور نہ عصر کے بعد نماز پڑھی جائے حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے۔

اور معارضہ کی مثال یہ ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھا کرتے تھے حتیٰ کہ اس دنیا سے رخصت ہو گئے اور یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ اس حدیث سے معارض ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک مہینے تک قنوت پڑھی پھر اسے چھوڑ دیا۔

جب حضرت انس رضی اللہ عنہ کی دونوں روایتیں متعارض ہیں تو دونوں ساقط ہو جائیں گی اور ہمارے لیے ابن مسعود کی روایت اور دیگر دلیل بنے گی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے دو ماہ تک قنوت پڑھی جس میں آپ نے عرب کے بعض قبائل کے خلاف بددعا کی اور پھر اسے چھوڑ دیا۔

تاویل کی مثال یہ ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ سے روایت کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے تھے سمع اللّٰه لمن حمده ربنا لك الحمد۔ یہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ امام اور غیر امام ذکر کے دونوں جملوں کو جمع کر سکتا ہے۔ نبی ﷺ سے یہ بھی روایت کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا: جب امام سمع الله لمن حمده کہے تو تم ربنا لك الحمد کہو۔ اور تقسیم اشتراک کو کاٹ دیتی ہے تو ان کے درمیان یوں تطبیق دی جائے گی کہ دونوں کو جمع کرنا منفرد کے لیے ہے اور ایک ایک کو پڑھنا امام کے لیے اور مقتدی کے لیے ہے۔ امام ابوحنیفہ سے روایت ہے کہ جمع کرنا دونوں کا متنفل کے لیے ہے اور فرض نماز پڑھنے والے کے لیے افراد ہے یعنی صرف ایک ذکر کا پڑھنا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ 30

آئمہ احناف کے قول کے خلاف وارد شدہ حدیث کی توجیہات

اِنَّ الْحَدِیْثَ اِذَا وَرَدَ عَنِ الصَّحَابِیِّ مُخَالِفًا لِقَوْلِ اَصْحَابِنَا ، فَاِنْ کَانَ لَایَصِحُّ فِی الْاَصْلِ کُفِیْنَا مُؤْنَةَ جَوَابِهٖ ، وَاِنْ کَانَ صَحِیْحًا فِیْ مَوْرِدِهٖ فَقَدْ سَبَقَ ذِکْرُ اَقْسَامِهٖ ، اِلَّا اَنَّ اَحْسَنَ الْوُجُوْهِ وَ اَبْعَدَهَا عَنِ الشُّبُهِ اَنَّهٗ اِذَا وَرَدَ حَدِیْثُ الصَّحَابِیِّ فِیْ غَیْرِ مَوْضِعِ الْاِجْمَاعِ اَنْ یُحْمَلَ عَلَی التَّاْوِیْلِ اَوِ الْمُعَارَضَةِ بَیْنَهٗ وَ بَیْنَ صَحَابِیٍّ مِثْلَهٗ

''حدیث جب کسی صحابی سے مذکور ہو اور ہمارے اصحاب کے قول کے خلاف ہو تو اگر اس کی سند ہی درست نہیں ہے تو ہم اس کے جواب دینے کی زحمت سے بچ جائیں گے اور اگر وہ درست ہے تو اپنی سند کے اعتبار سے تو اس کا حکم اپنے تمام اقسام کے ساتھ پہلے گزر چکا ہے لیکن شبہہ سے بچنے کے لیے بہتر ہے کہ جب کسی صحابی کی حدیث اجماع کے سوا کسی اور جگہ آئے تو اسے تاویل پر محمول کیا جائے یا اسے معارضہ پر محمول کیا جائے جو اس کے اور اس کے ہم پلہ اور صحابی کے درمیان ہو۔''

تفھیم: نجم الدین عمر نسفی فرماتے ہیں:

ان کے فرمان ''لا یصح فی الأصل'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ روایت عدل نہ ہو تو اس کی غرابت ثابت ہے اور اس پر عمل کسی کے لیے ضروری نہیں ہے۔ لہٰذا اس کے خلاف دلیل لانے کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ اگر اس کی سند مضبوط ہو تو حدیث ثابت ہو جائے گی اور اس کا رد لانے کی ضرورت پڑے گی تو ہم اس کے مقابلے میں کسی دوسرے صحابی کا ارشاد پیش کر دیں گے تو یہ اسی اختلاف کے مانند ہو جائے گا جو صحابہ میں جد اور اخوۃ اور زوج ثانی کا طلاق یا دو طلاقوں کو ختم کرنے اور ایام تشریق کی تکبیرات کے بارے میں پایا جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ 31

اجتہادی عمل کے فسخ کرنے کا ذریعہ

اَنَّـهُ اِذَا مَـضٰـى بِـالْاِجْتِهَـادِ لَا يُفْسَخُ بِاِجْتِهَادٍ مِثْلَه وَ يُفْسَخُ بِالنَّصِّ

"جب کوئی عمل اجتہاد کے ذریعے ثابت ہو جائے تو وہ اسی جیسے اجتہاد کے ذریعے فسخ نہیں ہوگا۔ البتہ نص سے فسخ ہو جائے گا۔"

تفہیم: امام نسفی فرماتے ہیں:

یہ صورت تحری اور دعووں کے فیصلوں میں واقع ہوگی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ 32

نص کی تعلیل کا ذریعہ

اَنَّ النَّصَّ يَحْتَاجُ اِلَى التَّعْلِيْلِ بِحُكْمِ غَيْرِهِ لَا بِحُكْمِ نَفْسِهِ

''نص اس کے علاوہ کسی حکم سے تعلیل کی محتاج ہے خود اپنے ہی حکم سے اس کی تعلیل نہیں ہو سکتی۔''

تفہیم: امام نسفی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس کی مثال یہ ہے کہ ان چھ اشیاء کی حرمت جو کہ اللہ کے رسول ﷺ کے فرمان الحنطه بالحنطه ...... میں ہیں عین نص سے ثابت ہے۔ اس کا ثبوت بالمعنی نہیں ہے اور دیگر تمام ماپی جانے والی چیزوں اور وزن کیے جانے والی چیزوں میں یہ حرمت بالمعنی ثابت ہے۔ یعنی جس میں جنس اور مقدار دونوں موجود ہوں۔ اسی طرح اس جیسی دوسری چیزوں میں یہ ثابت ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ 33

حکم کی حکمت اور علت میں فرق

اَنَّهُ يُفَرَّقُ بَيْنَ عِلَّةِ الْحُكْمِ وَ حِكْمَتِهِ فَاِنَّ عِلَّتَهُ مُوْجِبَةٌ وَ حِكْمَتُهُ غَيْرُ مُوْجِبَةٌ

"حکم کی علت اور اس کی حکمت میں فرق کیا جائے گا کیونکہ علت باعث وجوب ہے اور حکمت سبب وجوب نہیں ہے۔"

تفہیم: امام نسفی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس کے مسائل میں سے یہ ہے کہ قصر نماز پڑھنے کے لیے سفر علت ہے اور اس کی حکمت مشقت ہے۔ لہٰذا سفر کی صورت میں قصر ثابت ہو جاتی ہے اگر چہ اس میں کوئی مشقت نہ ہو اور حکمت کا نہ ہونا حکم کے معدوم ہونے کا سبب نہیں بنتا۔ علت کی موجودگی نے حکم (قصر) کو ضروری قرار دے دیا۔

رحم کے استبراء کے وجوب کی علت ملک یمین کے ذریعے ملک وطی کو از سر نو قائم کرنا ہے اور اس کی حکمت نسب کو بچانا ہے اور مختلف نطفوں کے ملنے سے بچانا ہے۔ اس لیے اگر کسی نے کوئی کنواری لونڈی خریدی یا کوئی لونڈی کسی عورت یا بچہ سے خریدی تو رحم کا استبراء ضروری ہے باوجودیکہ رحم کا خالی ہونا یقینی ہے۔ کیونکہ حکمت کا نہ پایا جانا وجوب کے معدوم ہونے کو مستلزم نہیں ہے کیونکہ جدید پیدا شدہ ملکیت جو استبراء کی علت ہے، پیدا ہو گئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ 34

سوال کا جواب دینے کے آداب

اَنَّ السَّائِلَ اِذَا سَئَلَ سُؤَالًا يَنْبَغِیْ لِلْمَسْئُوْلِ اَنْ لَّا يُجِيْبَ عَلَى الْاِطْلَاقِ وَ الْاِرْسَالِ، لٰكِنْ يَنْظُرَ فِيْهِ وَ يَتَفَكَّرَ اَنَّهُ يَنْقَسِمُ اِلٰى قِسْمَيْنِ وَاحِدٍ اَوْ اِلٰى قِسْمَيْنِ اَوْ اَقْسَامٍ، ثُمَّ يُقَابِلُ فِیْ كُلِّ قِسْمٍ حَرْفًا فَحَرْفًا ثُمَّ يَعْدِلُ جَوَابَهُ عَلٰى مَا يَخْرُجُ اِلَى السُّؤَالِ، وَ هٰذَا الْاَصْلُ تَكْثُرُ مَنْفَعَتُهُ لِاَنَّهُ اِذَا اُطْلِقَ الْكَلَامُ فَرُبَّمَا كَانَ سَرِيْعُ الْاِنْتِقَاضِ، لِاَنَّ اللَّفْظَ يَجْرِیْ عَلٰى عُمُوْمِهِ

''جب پوچھنے والا کوئی سوال کرے تو مسئول کے لیے ضروری ہے کہ وہ مطلقاً اور عمومی انداز میں جواب نہ دے بلکہ وہ اس میں غور وفکر کرے کہ آیا وہ ایک ہی قسم کا سوال ہے یا وہ دو قسموں یا بہت سی اقسام میں تقسیم ہو جاتا ہے، پھر وہ ہر قسم پر حرف بحرف غور کرے اور اس کے بعد وہ اس سوال کی مناسبت سے اپنا جواب دے۔ اس قاعدے کے فوائد بے شمار ہیں اس لیے کہ اگر وہ مطلق جواب دے گا تو بعض اوقات بہت جلد اپنے جواب کو خود ہی توڑ دے گا کیونکہ الفاظ اپنے عمومی معانی میں بہت کم بولے جاتے ہیں۔''

تفہیم: امام نسفی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس کی صورتیں عبادات کی تمام اقسام، تملیکات، جنایات وغیرہ میں واقع ہوتی ہیں۔ مثلاً جب کہا جائے کہ ایک آدمی نے ظہر کی نماز میں دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرا ہے تو کیا اس کی نماز فاسد ہو جائے گی یا یہ کہا گیا کہ فلاں نے روزے کی حالت میں کھانا کھایا تو جواب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینے والا پوچھے گا کہ آیا اس نے ایسا بھول کر تو نہیں کیا؟ یا جان کر ایسا کیا ہے؟ اور جب کہا جائے کہ ایک غلام نے کوئی چیز خریدی ہے تو پوچھا جائے گا کہ کیا وہ مجور ہے یعنی اسے خرید وفروخت کی اجازت نہیں دی گئی یا ماذون ہے یعنی اسے خرید وفروخت کرنے کی اجازت دی گئی ہے؟

اور جب کہا جائے کہ ایک آدمی نے دوسرے کو قتل کر دیا ہے اور اس کا کیا حکم ہے تو پوچھا جائے گا کہ آیا اس نے اسے عمداً قتل کیا ہے یا خطأ، یا یہ قتل شبہ عمد ہے اور پھر کس آلہ سے اسے قتل کیا ہے۔

اور جب کہا جائے کہ فلاں آدمی نے زنا کیا ہے تو پوچھا جائے گا کیا وہ محصن ہے یا غیر محصن۔ اس کی مثالیں بے شمار ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ 35

پیش آمدہ مسئلے کا جواب کتب احناف میں نہ ملے تو کیا کیا جائے؟

انَّ الْحَادِثَةَ اِذَا وَقَعَتْ وَ لَمْ يَجِدِ الْمُؤَوِّلُ فِيْهَا جَوَابًا وَ نَظِيْرًا فِى كُتُبِ اَصْحَابِنَا ، فَاِنَّهُ يَنْبَغِىْ لَهُ اَنْ يَسْتَنْبِطَ جَوَابَهَا مِنْ غَيْرِهَا۔ اِمَّا مِنَ الْكِتَابِ اَوْ مِنَ السُّنَّةِ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا هُوَ الْاَقْوٰى فَالْاَقْوٰى فَاِنَّهُ لَا يَعْدُوْ حِكَمَ هٰذِهِ الْاُصُوْلِ

''جب کوئی واقعہ پیش آئے اور اس میں تاویل کرنے والے کو ہمارے اصحاب کی کتابوں میں کوئی مثال یا جواب نہ ملے تو اسے چاہیے کہ وہ ہمارے اصحاب کی کتابوں سے باہر سے اس کے جواب کا استنباط کرے یا قرآن یا سنت سے جواب حاصل کرے یا اس کے علاوہ دوسرے دلائل سے جواب حاصل کرے۔ دلیلوں میں قوی سے قوی تر تلاش کرے، ایسا کرے گا تو وہ ان قواعد کی حکمتوں سے تجاوز نہیں کرے گا۔''

تفہیم: امام نسفی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس اصول سے مقررہ مسائل نکالے گئے ہیں اور نئے پیش آنے والے حوادث بھی اسی سے نکالے جاتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ 36

لفظ کے دومعانی میں سے واضح اور ظاہر معنیٰ کو ترجیح حاصل ہے

اَنَّ اللَّفْظَ اِذَا تَعَدّٰی مَعْنَیَیْنِ اَحَدُهُمَا اَجْلٰی مِنَ الْاٰخَرِ، وَ الْاٰخَرُ اَخْفٰی، فَاِنَّ الْاَجْلٰی اَمْلَكُ مِنَ الْاَخْفٰی

''جب ایک لفظ سے دو معانی ظاہر ہوتے ہوں اور ان میں سے ایک دوسرے کے مقابلے میں زیادہ واضح ہو، دوسرا اس سے خفی تر ہوتو واضح معنی خفی معنی سے زیادہ معتبر ہوگا۔''

تفہیم: امام نسفی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
اس کی مثال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا (قسم کے بارے میں) فرمان ہے:
﴿ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ ﴾ (۵/ المائدۃ:۸۹)

''اور لیکن وہ تم سے اس پر مؤاخذہ کرے گا جو تم نے پختہ ارادے سے قسمیں کھائیں۔ تو اس (قسم) کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔''

اسے ہمارے اصحاب نے اس عقد (قسم) پر محمول کیا ہے جو واضح ہو اور یہ مستقبل سے متعلق ہوتا ہے اور شافعی نے اسے اس قسم پر محمول کیا ہے جو کہ دل کے عزم سے ہو اور یہ ماضی میں بھی واقع ہوتا ہے اور اوّل چونکہ زیادہ واضح ہے لہٰذا اسے ترجیح دی گئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ 37

آیت کے ایک حصے کا حکم عام اور دوسرے کا خاص!

اَنَّهُ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ اَوَّلُ الْاٰيَةِ عَلَى الْعُمُوْمِ وَ اٰخِرُهَا عَلَى الْخُصُوْصِ

''یہ جائز ہے کہ آیت کے اول حصہ کا حکم عام جبکہ آخری کا حکم خاص ہو۔''

تفہیم: امام نسفی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس کی مثال یہ ہے: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّ دِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهْلِهٖۤ ﴾ (٤/ النساء:٩٢)

''اور جو کسی مومن کو غلطی سے قتل کر دے تو مومن گردن آزاد کرنا اور دیت دینا لازم ہے، جو اُس کے گھر والوں کے حوالے کی گئی ہو۔''

پھر اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے بارے میں جو دارالحرب میں اسلام لے آیا اور ہماری طرف ہجرت نہ کی فرمایا:

﴿ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ﴾

(٤/ النساء:٩٢)

''تو اگر وہ اس قوم میں سے ہو جو تمھاری دشمن ہے اور وہ مومن ہو تو ایک مومن گردن آزاد کرنا لازم ہے۔''

اور اللہ تعالیٰ نے یہاں ﴿ وَّ دِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهْلِهٖ ﴾ (اور دیت دینا لازم ہے، جو اُس کے گھر والوں کے حوالے کی گئی ہو) نہیں فرمایا۔

اور یہ بھی جائز ہے کہ آیت کا ابتدائی حصہ خاص ہو اور اس کے آخر کا حکم عام ہو اور اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ۭ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۭ﴾

(٤/ النساء:١٢٨)

”تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ آپس میں کسی طرح کی صلح کر لیں اور صلح بہت بہتر ہے۔“

یہ میاں بیوی کے حق میں ہے اور ﴿وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۭ﴾ (٤/ النساء:١٢٨) (صلح بہت بہتر ہے) پہلے کے مقابلے میں عام ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ 38

دو معارض احادیث میں تطبیق کی ترجیحی صورت

اَنَّ التَّـوفُّقَيْنِ اِذَا تَلاقَيَا ، وَ تَعَارَضَا وَ فِيْ اَحَدِهِمَا تَرْكُ اللَّفْظَيْنِ عَلَى الْحَقِيْقَةِ فَهُوَ اَوْلٰى

''جب ایک ہی موضوع کی دو حدیثیں باہم معارض ہوں اور ان میں سے ایک میں درحقیقت دو الفاظ چھوڑ دیے گئے ہوں تو اُن میں تطبیق کی وہ صورت اولیٰ ہوگی جس میں چھوڑے ہوئے الفاظ کو موجود تسلیم کرلیا گیا ہو۔''

تفہیم: امام نسفی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس کی مثال یہ ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

''مستحاضہ ہر نماز کے وقت کے لیے وضو کرے گی۔''

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

''مستحاضہ ہر نماز کے لیے وضو کرے گی۔''

تو ہمارے اصحاب نے دونوں پر عمل کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی طہارت وقت کے اعتبار سے باقی رہے گی۔ کیونکہ پہلی حدیث میں وقت کا ذکر ہے اور دوسری حدیث میں اس کا احتمال موجود ہے۔ کیونکہ بعض اوقات نماز کہہ کر نماز کا وقت مراد لیا جاتا ہے جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

''جہاں بھی مجھے نماز نے پالیا (یعنی نماز کا وقت ہوگیا) میں تیمم کروں گا۔''

اور شافعی نے جو کہا کہ وہ نماز کے ساتھ موقت ہے تو انہوں نے دوسری حدیث کی صراحت پر عمل کیا ہے اور انہوں نے وقت کے لفظ کو حدیث سے گرادیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ 39

بیان کا اعتبار صحیح ابتدا کے ساتھ ہوتا ہے

اَنَّ الْبَيَانَ يُعْتَبَرُ بِالْاِبْتِدَاءِ اِنْ صَحَّ الْاِبْتِدَاءُ وَ اِلَّا فَلَا

"بیان کا اعتبار ابتدا کے ساتھ ہوگا اگر ابتدا صحیح ہو، ورنہ اس کا اعتبار نہ ہوگا۔"

تفہیم: امام نسفی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس کے مسائل میں سے ایک یہ ہے کہ جب آدمی نے اپنی دو بیویوں سے وظیفۂ زوجیت ادا کر چکنے کے بعد کہا کہ تم دونوں کو طلاق ہے اور پھر ان دونوں سے عدت کے ایام ہی میں کہا کہ تم دونوں میں سے ایک کو تین طلاقیں ہیں تو اس کے اس بیان کا اعتبار ہوگا کہ تین طلاقیں کس کے لیے ہیں جب تک کہ وہ عدت میں ہیں۔ جیسا کہ اگر اس نے شروع ہی میں ایسا کیا ہو لیکن اگر ان کی عدت گزر گئی اور پھر اُس نے تین طلاق کا تعین ان میں سے کسی ایک کے لیے کیا تو یہ درست نہیں ہوگا اور یہ موافقت باقی رہے گی کیونکہ اگر اس نے شروع ہی میں ایسا کیا ہوتا تو درست نہ ہوتا۔ اب اگر ان میں سے ایک کی عدت پہلے ختم ہوگئی تو دوسری عورت تین طلاق والی ہو جائے گی۔

تمت بعون اللہ وتوفیقہ والحمد للہ علی کل حال وعلی رسولہ الصلوٰۃ والسلام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مؤلف کی تحریری کاوشیں

۱: احسن الجدال بجواب راہ اعتدال
۲: ردتقلید، قرآن وحدیث اور اقوال ائمہ وعلماء کی روشنی میں
۳: رفع الشکوک والاوہام بجواب ۱۲ مسائل ۲۰ لاکھ انعام
۴: دل (قلب کی ماہیت)
۵: تفسیر آیت الکرسی
۶: تفسیر سورۃ اخلاص
۷: عورت اور اسلام
۸: پیارے نبی ﷺ کی پانچ پیاری نصیحتیں
۹: مختصر تاریخ اہل حدیث
۱۰: یا ایھا الذین اٰمنوا کی تفسیر
۱۱: حجیت حدیث در رد موقف انکار حدیث
۱۲: گناہوں کی بخشش کے دس اسباب
۱۳: اپنے بندوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی ۱۰ وصیتیں
۱۴: مقاصد وتراجم ابواب بخاری (زیرطبع)
۱۵: نکات قرآن (۲ جلدیں۔ایک ہزار صفحات) (زیرطبع)

ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن کی تحریری کاوشیں

۱: فتاویٰ افکارِ اسلامی، ۳۱۳ سوالات کے جوابات
۲: تفسیر معارف البیان، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرۃ (۱۔۵۰ آیات کی تفسیر)
۳: مظلوم صحابیات رضی اللہ عنہن ظلم وناانصافی کا شکار ہونے والی عورتوں کے لیے اسوہ صحابیات
۴: شوقِ عمل، ارکانِ اسلام پر عمل کی ترغیب
۵: سیاحت اُمت المعروف بہ شوقِ جہاد
۶: سجدۂ تلاوت کے احکام اور آیاتِ سجدہ کا پیغام، اردو میں اس موضوع پر پہلی کتاب
۷: پریشانیوں اور مشکلات کا حل (حافظ حمزہ کاشف رشہباز حسن)
۸: بدعات کا انسائیکلو پیڈیا (قاموس البدع کا ترجمہ واستدراک)
۹: صداقت نبوتِ محمدی (دلائل النبوۃ از ڈاکٹر منقذ بن محمود السقار کا ترجمہ وتعلیق)
۱۰: غسل، وضو اور نماز کا طریقہ مع دعائیں (الوضوء و الغسل و الصلاۃ کا ترجمہ وتعلیق)
۱۱: مقامِ قرآن (میاں انوار اللہ رشہباز حسن)
۱۲: علوم اسلامیہ (پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد اسرائیل فاروقی رشہباز حسن)
۱۳: اسلامی تعلیمات (پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد اسرائیل فاروقی رشہباز حسن)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴: لغت عرب کے ابتدائی قواعد اور جدید عربی بول چال مع قصص النبیین

۱۵: جنت کا منظر (حافظ حمزہ کاشف، شہباز حسن)

۱۶: جہنم اور جہنمیوں کے احوال (النار حالها و احوال اهلها کا ترجمہ و تعلیق)

۱۷: خوش نصیبی کی راہیں (طریق الهجرتین از حافظ ابن قیم کا ترجمہ اور تلخیص و تعلیق)

۱۸: تفسیر میں عربی لغت سے استدلال کا منہج (اسلامیات میں پی ایچ ڈی کا مقالہ (زیر طبع)

۱۹: جنت میں خواتین کے لیے انعامات (احوال النساء فی الجنة کا ترجمہ و تعلیق)

۲۰: اسلام کے بنیادی عقائد و نظریات اور اعمال و آداب، شرح اربعین نووی (زیر طبع)

۲۱: فرقہ پرستی کے اسباب اور ان کا حل (الافتراق۔اسبابها و علاجها کا ترجمہ و تعلیق)(زیر طبع)

۲۲: دنیا ڈھلتی چھاؤں (الدنیا ظل زائل کا ترجمہ)(زیر طبع)

۲۳: انسان اور قرآن (میاں انوار اللہ، شہباز حسن)(زیر طبع)

۲۴: التأثیر الاسلامی فی شعر حالی (عربی زبان و ادب میں عربی مقالہ)(زیر طبع)

۲۵: اصول الکرخی (ترجمہ)

نظر ثانی شدہ کتب

۱۔ اردو ترجمہ قرآن مجید از مولانا محمد ارشد کمال ۔ ۲۔ صحیح ابن خزیمہ (ترجمہ و شرح)

۳۔ مشکوٰۃ المصابیح (ترجمہ)

۴۔ حدیث اور خدام حدیث از میاں انوار اللہ

۵۔ الاسماء الحسنٰی از میاں انوار اللہ

۶۔ المسند فی عذاب القبر از مولانا محمد ارشد کمال

۷۔ عذاب قبر، قرآن کی روشنی میں از مولانا ارشد کمال

۸۔ ذکر اللہ کے فوائد از پروفیسر عنایت اللہ مدنی

۹۔ حقانیت اسلام، از پروفیسر محمد انس

۱۰۔ تقلید کی شرعی حیثیت (تخریج و تحقیق اور اضافہ شدہ) از حافظ جلال الدین قاسمی

۱۱۔ منکرین حدیث کی مغالطہ انگیزیوں کے علمی جوابات (تخریج و تحقیق اور اضافہ شدہ) از حافظ جلال الدین قاسمی

۱۲۔ گناہوں کی معافی کے دس اسباب (تخریج و تحقیق اور تعلیقات کے ساتھ) از حافظ جلال الدین قاسمی

۱۳۔ اللہ تعالیٰ کی دس تاکیدی نصیحتیں (از حافظ جلال الدین قاسمی)

۱۳۔ اصول کرخی پر ایک نظر (مولانا محمد ارشد کمال، مولانا یحییٰ عارفی)

۱۴۔ توبہ کا دروازہ (از میاں انوار اللہ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ



کلیاتِ فقہ حنفی المعروف بہ

اصولُ الکرخی